احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

ہفتہ 9 مارچ 2002ء 24 ذوالحج 1422 ہجری - 9 امان 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 55

ابولہب کا انجام

ابولہب مخالفین اسلام کی صف اول میں تھا- وہ بدر کی جنگ میں شامل نہیں تھا مگر جب قریش کی شکست کی خبر مکہ میں پہنچی تو اسے شدید صدمہ ہوا- اور چند دن کے بعد ہی طاعون کی طرح مکروہ بیماری میں مبتلا ہوا اور نہایت ذلت کی موت مر کر اپنے ان ساتھیوں سے جاملا جو بدر میں مارے گئے تھے

(سیرت ابن ھشام - باب بلوغ مصاب قریش الی مکۃ جلد اول صفحہ 647)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جان الیگزنڈر ڈوئی کے متعلق پیشگوئی - جو 9 مارچ 1907ء کو پوری ہوئی

واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے (دین) کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا (-) بغض دین متین کی وجہ سے اس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحید (دین) کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا- (-) اس کی بدزبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی- جب اس کی شوخی انتہا تک پہنچی تو میں نے انگریزی میں ایک چٹھی اس کی طرف روانہ کی اور مباہلہ کے لئے اس سے درخواست کی تا خدا تعالیٰ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے- یہ درخواست دو مرتبہ یعنی 1902ء اور پھر 1903ء میں اس کی طرف بھیجی گئی تھی اور امریکہ کے چند نامی اخباروں میں بھی شائع کی گئی تھی (-) اور اس مضمون مباہلہ میں میں نے جھوٹے پر بددعا بھی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے یہ چاہا تھا کہ خدا جھوٹے کا جھوٹ اپنے فیصلہ سے کھول دے- (-) نیز میں نے اس میں لکھا تھا کہ ڈاکٹر ڈوئی اپنے دعویٰ رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے- اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا- اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا- (-)

غرض یہ شخص میرے مضمون مباہلہ کے بعد جو یورپ اور امریکہ اور اس ملک میں شائع ہو چکا تھا بلکہ تمام دنیا میں شائع ہو گیا تھا شوخی میں روز بروز بڑھتا گیا- اور اس طرف مجھے یہ انتظار تھی کہ جو کچھ میں نے اپنی نسبت اور اس کی نسبت خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہا ہے ضرور خدا تعالیٰ سچا فیصلہ کرے گا اور خدا تعالیٰ کا فیصلہ کاذب اور صادق میں فرق کر کے دکھلا دے گا-

اور میں ہمیشہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تھا اور کاذب کی موت چاہتا تھا چنانچہ کئی دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تو غالب ہوگا اور دشمن ہلاک کیا جائے گا اور پھر ڈوئی کے مرنے سے قریباً پندرہ دن پہلے خدا تعالیٰ نے اپنی کلام کے ذریعہ سے مجھے میری فتح کی اطلاع بخشی جس کو میں اس رسالہ میں جس کا نام ہے قادیان کے آریہ اور ہم اس کے ٹائٹل پیج کے پہلے ورق کے دوسرے صفحہ میں ڈوئی کی موت سے قریباً دو ہفتہ پہلے شائع کر چکا ہوں (-)

اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا ایشیا اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو سکتا ہے وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے- کیونکہ اور نشان جو میری پیشگوئیوں سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو پنجاب اور ہندوستان تک ہی محدود تھے اور امریکہ اور یورپ کے کسی شخص کو ان کے ظہور کی خبر نہ تھی- لیکن یہ نشان پنجاب سے بصورت پیشگوئی ظاہر ہو کر امریکہ میں جا کر ایسے شخص کے حق میں پورا ہوا جس کو امریکہ اور یورپ کا فرد فرد جانتا تھا اور اس کے مرنے کے ساتھ ہی بذریعہ تاروں کے اس ملک کے انگریزی اخباروں کو خبر دی گئی- (-)

ڈوئی اس پیشگوئی کے بعد اس قدر جلد مر گیا کہ ابھی پندرہ دن ہی اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہو گیا- پس ایک طالب حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوئی کے بارے میں تھی کیونکہ اول تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتح عظیم کا نشان تمام دنیا کے لئے ہوگا- اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے پس اس سے زیادہ عنقریب اور کیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کے بعد بدقسمت ڈوئی اپنی زندگی کے بیس دن بھی پورے نہ کر سکا اور خاک میں جا ملا-

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد 22 ص 504 تا 511)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا- خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں اور پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ابھی اس کالونی میں دس مکان مزید تعمیر ہونا باقی ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کے لئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں-

1- پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی- آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-
2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی
3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 198

حضرت ابو طالب عاشق رسول عربی کی حیثیت سے

شہ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پرفتن مکی دور میں آپ کے پیارے چچا اور شیر خدا خلیفہ رابع سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو طالب نے عشق رسول کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ اور پوری قریش قوم کی بے پناہ مخالفت کے باوجود عمر بھر آنحضرتؐ کے حامی اور محافظ رہے۔ حضرت ابن عباس (ترجمان القرآن) کی یہ روایت مورخ اسلام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو طالب انتقال سے قبل نور اسلام سے منور ہو چکے تھے (شرح زرقانی علی المواھب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 291 مطبوعہ بیروت 1993ء) امام سہیلی نے الروض میں حضرت ابن عباس کے اس بیان کو صحیح تسلیم کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ شاہد عدل کی گواہی ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس کو رد کر دیا جائے۔ امام الزمان بانی سلسلہ احمدیہ کی مجلس عرفان کے دوران 28 مارچ 1903ء کو آپ کا بھی تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا:۔

”احادیث میں بھی اس قدر تحقیقات کہیں نہیں ہوئی ہے ممکن ہے کہ اس نے کبھی کلمہ پڑھ دیا ہو بجز اعتقاد کے محبت نہیں ہوا کرتی اول عظمت دل میں بیٹھتی ہے پھر محبت ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 200)

حضرت اقدس نے دعویٰ مسیحیت کے سال اول میں ہی حضرت ابو طالب کی آنحضرتؐ سے محبت و عقیدت اور شیفتگی کے ثبوت میں درج ذیل واقعہ شائع فرما دیا تھا۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ:۔

”جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں پلید ہیں شر البریہ ہیں سفہا ہیں اور ذریت شیطان ہیں اور ان کے معبود وقود النار اور حصب جہنم ہیں تو ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تو نے ان کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور ان کے بزرگوں کو شر البریہ کہا اور ان کے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھہرایا میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ ہے اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا تو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا“

حضرت اقدس نے یہ تاریخی واقعہ قلم مبارک سے تحریر کرنے کے بعد یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ:۔

”یہ سب مضمون ابو طالب کے قصہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خداتعالیٰ نے اس عاجز کے دل پر نازل کی صرف کوئی فقرہ تشریح کے لئے اس عاجز کی طرف سے ہے“

پھر فرماتے ہیں

”اس الہامی عبارت سے ابو طالب کی ہمدردی اور دلسوزی ظاہر ہے لیکن بکمال یقین یہ بات ثابت ہے کہ یہ ہمدردی پیچھے سے انوار نبوت وآثار استقامت دیکھ کر پیدا ہوئی تھی“

(ازالہ اوہام صفحہ 16 تا 20 مع حاشیہ اشاعت 1891ء)

مشکلات کے پہاڑ اور ہمارے اولوالعزم نبی کریمؐ

حضرت اقدس نے 4 نومبر 1905ء کو لدھیانہ میں لیکچر دیتے ہوئے نہایت رقت بھرے انداز میں بتایا کہ

”یہ ضرور تھا کہ میرے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو مجھ سے پہلے فرستادوں کے ساتھ ہوا تا میں بھی ایک قدیم سنت سے حصہ پاتا۔ میں نے تو ان مصائب اور شدائد کا کچھ بھی حصہ نہیں پایا۔ لیکن جو مصیبتیں اور مشکلات ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں آئیں اس کی نظیر انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں کسی کے لئے نہیں پائی جاتی۔ آپؐ نے اسلام کی خاطر وہ دکھ اٹھائے کہ قلم ان کے لکھنے اور زبان ان کے بیان سے عاجز ہے۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے جلیل الشان اور اولوالعزم نبی تھے۔ اگر خداتعالیٰ کی تائید اور نصرت آپؐ کے ساتھ نہ ہوتی تو ان مشکلات کے پہاڑ کو اٹھانا ناممکن ہو جاتا“۔

(”لیکچر لدھیانہ“ صفحہ 33)

حضرت مسیح موعود کا نہایت لرزہ خیز پیغام

6 جنوری 1906ء کو حضرت اقدس امام الزمان و موعود اقوام عالم نے نظام ”الوصیت“ سے متعلق حسب ذیل لرزہ خیز پیغام دیا:۔

”بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے..........

لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خداتعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کردے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دینگے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ و غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے“

(ضمیمہ رسالہ ”الوصیت“ طبع دوم صفحہ 26-27 مطبوعہ (9 جولائی 1908ء)

تربیتی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن وسطی حمد کا چوتھا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ یکم تا 3 مارچ 2002ء منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی ربوہ نے کی۔ تینوں دن کے تمام پروگرامز کو تحریری شکل دی گئی تھی۔ تینوں دن نماز تہجد ہوئی' ہر نماز کے لئے صل علی ہوا۔ 7 علمی اور 8 ورزشی مقابلے ہوئے۔ مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر' ایک مجلس سوال و جواب' مزاحیہ مشاعرہ' بک سٹال اور دعوۃ الی اللہ کاؤنٹر بنایا گیا جہاں تینوں وقت کا کھانا تین دن تک خدام نے تیار کیا اور لنگر جاری رہا۔

مورخہ 3 مارچ بروز اتوار بعد مغرب وعشاء تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تقریب سے پہلے انہوں نے خیمہ جات کا معائنہ کیا اور خدام کی محنت کو سراہا۔

تلاوت' عہد' نظم اور رپورٹ پیش ہونے کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور پھر حاضرین کو خطاب سے نوازا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ الحمد للہ کہ یہ تربیتی پروگرامز بہت کامیاب ہو رہے ہیں۔ اصل مقصد ان تربیتی پروگرامز کا یہ ہے کہ صرف تین دن تک ہی ان کے اثرات نہ ہوں بلکہ سال بھر اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ جس شوق سے بیت الذکر میں خدام ان ایام میں آتے رہے باقی سال بھی یہی صورتحال رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو پورا کریں کہ نئی صدی میں کوئی احمدی گھرانہ بے نمازی نہ ہو اور نہ ہی ایسا ہو کہ جس کے گھر سے تلاوت قرآن کی آواز نہ آتی ہو۔ نمازوں کے قیام سے ہمارے دوسرے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ کھیلوں کو بھی رواج دیں اور کھیل سے اپنی زندگی میں نظم و ضبط اور ڈسپلن پیدا کریں۔ ربوہ کے خدام ہونے کے حوالے سے آپ کی دوہری ذمہ داری ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں تاکہ باہر سے آنے والے یہ احساس لے کر جائیں کہ یہاں کے لوگ بااخلاق اور صفائی پسند ہیں ان کی بیوت الذکر بھی آباد ہیں اور ان کے کھیل کے میدان بھی نظم و ضبط کے ساتھ آباد ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم ربوہ کے لئے خلفاء کی جو توقعات ہیں اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

اختتامی تقریب میں کل حاضری 267 رہی۔ تقریب کے بعد حاضرین کو طعام پیش کیا گیا۔ یہ تربیتی پروگرام محنت' منصوبہ بندی' نظم و ضبط اور حسن انتظام کی اعلیٰ مثال تھا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات

قسط دوم آخر

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

فرشتوں کے وجود کے عقلی اور نقلی دلائل

پانچویں دلیل

دنیا میں بہت سی چیزیں اپنے اثرات سے اور نتائج سے اپنے ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔ دیکھو سنکھیا ایک خوفناک زہر اور سم قاتل ہے۔ مگر اس کا خطرناک یا مہلک ہونا اس کے دیکھنے سے معلوم نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی شکل اس کے سم قاتل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ بلکہ جس نے پہلے کبھی سنکھیا نہ دیکھا ہو۔ وہ اسے دیکھ کر کبھی یہ خیال نہ کرے گا کہ کوئی مہلک چیز ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک معمولی بے ضرر چیز سمجھ کر یا کسی اور چیز کے دھوکہ میں اسے استعمال کر لے۔ اور ہلاک ہو جاوے۔ غرض سنکھیا کا خطرناک اور زہر قاتل ہونا اس کی شکل یا اس کے دیکھنے سے معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے اثرات اور اس کے استعمال کے نتائج اس کے خوفناک ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی فرشتوں کے وجود کی پانچویں دلیل فرشتوں کے اثرات اور ان کے اعمال کے نتائج کو پیش کرتے ہیں۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کے ظلم سے تنگ آ کر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لے گئے۔ اور صحابہ کو بھی ہجرت کا حکم دیا۔ مگر وہاں جا کر بھی کفار نا ہنجار نے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور بڑی دھوم دھام سے ایک لشکر جرار لے کر بدر کے مقام پر مسلمانوں کی بیخ کنی کے لئے چڑھ آئے۔ مگر مسلمان نہایت کمزور تھے۔ نہ ان کی تعداد زیادہ تھی۔ نہ وہ جنگجو سپاہی تھے۔ نہ ان میں زبردست عصبیت تھی۔ نہ ان کے پاس ہتھیار اور اعلیٰ سامان تھے۔ اور نہ مسلمانوں میں لڑنے کی ہمت تھی۔ بلکہ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح لڑائی کی نوبت ہی نہ آوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے (۔) یعنی بہت سے مومن جنگ بدر میں کافروں سے لڑنے سے ہچکچاتے تھے۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ اس جنگ کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور کفار نا ہنجار نے کیسی فاش شکست کھائی۔ اور اس اسلامی جماعت نے کیسی نمایاں فتح حاصل کی۔ اور کفار کا تمام زور و غرور کس طرح توڑ گیا۔ کیا یہ مسلمانوں کی اپنی طاقت کا نتیجہ تھا؟ ہرگز نہیں یا کیا مسلمانوں کے اعلیٰ سامان اس کا موجب تھے؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا وجہ کہ مسلمان کمزور و غریب بے ہتھیار بے سامان ہو کر کفار پر غالب آئے۔ اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ کوئی کام بغیر وجہ اور علت کے نہیں ہوتا۔ اس جنگ میں فتح پانا نہ تو مسلمانوں کی کثرت نہ ہمت نہ عصبیت اور نہ سامان کی وجہ سے تھا۔ بلکہ اس کی حقیقی وجہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بدیں الفاظ میں فرماتا ہے (۔)

یعنی اے مسلمانو! تم جنگ بدر کو یاد کرو جب تم نہایت کمزور اور ضعیف تھے۔ جب کہ تمہیں رسول کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ تین ہزار فرشتے تمہاری مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجے۔ اور انہوں نے تمہارے دل کو مضبوط کیا۔ اور کافروں کے دل میں تمہارا رعب ڈالا اور یہ فتح تمہارے زور یا طاقت کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ الٰہی مدد ہے۔ جو فرشتوں کے ذریعہ تمہارے شامل حال ہوئی۔ پھر جنگ بدر کے بعد ایک ایسا موقعہ آیا کہ دس ہزار کافروں کا لشکر بڑے کروفر سے مدینہ پر چڑھ آیا۔ اور آیا بھی اس نیت سے کہ مسلمانوں کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیں گے۔ اور صفحہ ہستی پر اسلامی جماعت کا نام ونشان بھی نہ رہے گا۔ دوسری طرف مسلمان تعداد میں بھی تھوڑے تھے۔ اور سامان بھی ان کے پاس نہ تھا۔ باہر نکل کر مقابلہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مجبوراً ایک خندق کھود کر شہر کے اندر محصور ہو گئے۔ باہر دس ہزار کا لشکر پڑا ہے۔ اندر سے ایک اور گل کھلتا ہے۔ وہ یہ کہ شہر میں جو یہودیوں کا قبیلہ رہتا تھا۔ وہ باغی ہو گیا۔ مسلمانوں کی مصیبت کا اندازہ اب اپنے دل میں لگایئے۔ کہ ان بیچاروں کی کیا حالت ہو گی۔ باہر دس ہزار درندے کھڑے ہیں۔ اندر مار آستین کا خطرہ ہے۔ نہ اس وقت مسلمانوں کی اس قدر تعداد ہے کہ وہ فتح کا خیال کریں۔ نہ سلاح میں کوئی عمدگی ہے۔ کہ شکست سے امن میں ہوں۔ نہ شہر کے لوگوں پر بھروسہ ہے۔ کہ ایک طرف توجہ کر کے صرف باہر والوں کا مقابلہ کریں۔ اگر باہر کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو یہودیوں سے خطرہ ہے کہ وہ کہیں مال اسباب لوٹ کر اور ہمارے بیوی بچوں کو قید کر کے قلعہ بند ہو جاویں گے۔ اور اگر یہودیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو خطرہ ہے کہ وہ لشکر جرار سیلاب کی صورت میں ابھی شہر کو ڈبو دے گا۔

غرض نہ باہر جا سکتے ہیں۔ نہ اندر ٹھہر سکتے ہیں۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مصیبت کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچتا ہے (۔)

یعنی وہ وقت یاد کرو۔ جب تم پر دشمن باہر سے بھی چڑھ آیا۔ اور اندر سے بھی دشمن نے سر نکالا۔ تمہاری آنکھیں کج ہو گئیں تمہارے دل دھڑکتے ہوئے گلے تک آ گئے۔ تم اللہ تعالیٰ کے متعلق برے برے گمان کرنے لگے۔ اس وقت مومنوں کی جماعت پر بڑا ابتلاء آیا اور ایک خطرناک زلزلہ ان پر آیا۔

لیکن اس لڑائی کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیا زبردست دشمن اندر گھس گیا۔ کیا یہودی بغاوت کامیاب ہو گئی کیا مسلمانوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ کیا اسلامی جماعت مغلوب ہو گئی۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر کیا ہوا۔ یہی کہ باہر کا لشکر بھاگ گیا۔ دس ہزار آدمی بے سروسامان حیران پریشان ہو کر رہ گئے۔ شہری بغاوت مٹا دی گئی۔ قلعہ بند یہودی پکڑ کر بغاوت کے جرم میں ہلاک کر دیئے گئے۔

کیا یہ نتیجہ ایک مادی آدمی کی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا نہیں؟ کیا اسباب اور عقل پر ہی سارا انحصار سمجھنے والے اس نتیجہ سے حیران نہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں۔

اس معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرنے والا انسان ہم سے سوال کرتا ہے کہ اس جنگ میں خلاف توقع اور خارق عادت طور پر مسلمانوں کی فتح کے کیا اسباب ہیں۔ اس کے جواب میں ہم وہی وجہ پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔)

یعنی اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا وہ احسان یاد کرو جب کہ تم پر بڑے بڑے لشکر چڑھ آئے تھے۔ اور تم ان کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ اور دنیوی اسباب تمہاری مدد کے لئے تیار نہیں تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہوا کے ذریعہ تمہاری مدد کی۔ جس نے کافروں کے خیمے اڑا دیئے۔ اور فرشتوں کے ذریعہ تمہاری نصرت کی جنہوں نے کفار کو بھگا دیا۔ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور تمہاری سرزمین سے انہیں نکال دیا۔ دیکھئے یہاں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسے خوفناک موقعہ پر تمہاری ہمت نہ تھی۔ کہ کافروں کو بھگا دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرما کر فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جو تمہاری مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے ان کفار کو تم سے بھگا دیا۔ اور اس طرح پر تم تباہ ہونے سے بچ گئے۔ یہاں پر خدا تعالیٰ نے ایک عجیب اشارہ یہ کیا کہ وہ فرشتے تم کو نظر نہیں آتے تھے۔ اس لئے تم انکار نہ کر بیٹھنا۔ کیونکہ تمہیں فتح دے کر اور کفار کو شکست دے کر انہوں نے اپنے اثرات اور اپنے اعمال کے نتائج سے تم پر ثابت کر دیا۔ کہ وہ وجود رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر واقعہ میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ تو بتاؤ دس ہزار آدمیوں کو کس نے بھگایا۔ کیا خود بخود گئے؟ نہیں۔ کیونکہ وہ تو مرنے مارنے کی نیت سے آئے تھے۔ یا کیا تم نے زور بازو سے بھگایا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ تم ڈر کے مارے اندر بیٹھے تھے۔ پھر وہ جو بھاگ گئے۔ تو کوئی نہ کوئی سبب اور موجب ماننا پڑے گا۔ سو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس فتح کا سبب اور موجب فرشتوں کو ٹھہرایا ہے۔

پھر اس کے بعد جب جنگ حنین کا موقعہ آیا اور عجب کی سزا میں صحابہ میں کھلبلی مچ گئی اور مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف 12 آدمی رہ گئے اور کفار نے پورا غلبہ پالیا۔ اس وقت اچانک لڑائی کا رنگ فوراً بدل گیا۔ اور چھوٹے بڑے ہو گئے اور بڑے چھوٹے ہو گئے فتح کرنے والے مفتوح اور مغلوب غالب ہو گئے۔ صحابہ کے پیر جمنے لگے۔ اور کافروں کے پیر اکھڑنے شروع ہو گئے اور بھاگنے والے مسلمانوں نے بھگانے والے کافروں کو چشم زدن میں بھگا دیا۔ اور سینکڑوں آدمی قید کئے۔ اور تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

اس کی کیا وجہ ہے۔ اور کیا سبب ہے۔ کہ جنگ کا رنگ ایک لحہ میں بدل گیا۔ سو اس کی وجہ خود عالم الغیب والشہادۃ خود بیان فرماتا ہے (۔) یعنی اس لڑائی میں بھی تم زور بازو سے فتحیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ فرشتوں کا ایک لشکر تھا۔ جس نے تمہاری مدد کی پھر اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ طور پر مکہ والوں کے ظلم سے تنگ آ کر مدینہ کی طرف صرف حضرت ابوبکر کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئے۔ تو پتہ لگنے پر کفار چاروں طرف سے دوڑ پڑے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غار میں پناہ لینی پڑی۔ مگر تب بھی بعض کافر غار کے منہ تک پہنچے۔ اور کہا۔ کہ محمد اور ابوبکرؓ کے پاؤں کے نشان یہاں تک ختم ہوتے ہیں۔ ہو نہ ہو دونوں اسی کے اندر ہیں۔ اور یہ گفتگو حضرت ابوبکرؓ اور رسول اللہؐ نے سنی۔ مگر قدرت خدا کہ وہ کافر غار میں داخل نہیں ہوئے۔ اور جب آپ غار سے نکل کر مدینہ تک گئے ہیں تب بھی کسی نے آپ کو نہیں دیکھا۔ حالانکہ انعام کی طمع میں سینکڑوں آدمی آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ مگر سب کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا۔ اور ان کی آنکھیں آپ کے دیکھنے سے گویا اندھی کر دی گئیں۔

اب بتاؤ۔ کہ کیا یہ کام انسانی طاقت سے ہوا؟ ہرگز نہیں۔ یا کیا مادی اسباب کی تائید سے یہ سب کچھ ہوا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ انسانی کوششیں اور مادی اسباب تو آپ کے خلاف تھے۔ پھر یہ کیوں ہوا؟ اس کی وجہ بھی وہی فرشتوں کی مدد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے (۔)

یعنی اس کی وجہ بھی صرف فرشتوں کی مدد ہے۔

غرض پانچویں دلیل فرشتوں کے وجود کی یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنے اثرات سے اور اپنے خارق عادت افعال کے نتائج سے دنیا پر اپنی ہستی کا ہونا ثابت کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ بدر خندق حنین اور ہجرت کے واقعات

فرشتوں کی مدد

آنحضرت ﷺ بدر کی جنگ سے پہلے اپنے خیمہ میں دعا کے بعد باہر تشریف لائے۔ ریت اور کنکر کی مٹھی اٹھائی اسے کفار کی طرف پھینکا اور جوش کے ساتھ فرمایا شاھت الوجوہ یعنی دشمنوں کے چہرے بگڑ جائیں۔ آپ کی پھینکی ہوئی مٹھی آندھی بن کر کفار پر پڑی اور ان کے پاؤں اکھڑنے لگے۔ اس موقع پر کئی صحابہ نے فرشتوں کو انسانی شکل میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہوئے بھی دیکھا

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 628، 635 حالات بدر)

نے دنیا کو دکھلا دیا۔ کہ جو کام مادی اسباب سے نہ ہو سکیں۔ اور جو سانحات دنیوی علل سے ظہور پذیر نہ ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ رونما کرتا ہے۔

چھٹی دلیل

دنیا میں ہر بات ایک ترتیب سے ہے اور ہر کام کسی نہ کسی ترتیب کے ماتحت ہو رہا ہے۔ انسانی پیدائش ہی کی طرف دیکھو۔ ابتداء میں پانی کا ایک قطرہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہی قطرہ ایک ایسے شان و شوکت اور قوت والے وجود میں تبدیل ہو جاتا ہے جس سے فو کنزہ موسیٰ (۔) بھی کوئی تعجب انگیز بات نہیں خیال کی جاتی۔ لیکن کیا یہ ترقی یکدفعہ ہوگئی اور یہ تغیر اچانک واقعہ ہوا؟ نہیں بلکہ بہت دیر کے بعد ایک ترتیب کے ماتحت انسانی پیدائش کا پہلا زینہ منی کا قطرہ تھا پھر وہ علقہ بنا پھر مضغہ پھر کسونا العظام لحماً کا مرتبہ آیا۔ پھر انشاناہ خلقا اخر کا دور آیا۔ اور وہ ماں کے پیٹ سے نکلا۔ اس پر بھی وہ مدت تک نہ چل سکتا تھا۔ نہ بات چیت کر سکتا تھا۔ کالمیت تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ ترقی کرتا کرتا بلوغت کے بعد ایک کامل قوی مرد بن گیا۔ اسی طرح ترقی مدارج کو لو۔ بادشاہ انسانی سوسائٹی کا اعلیٰ عہدہ دار ہے۔ وہ کبھی ہر شخص سے بات نہیں کرتا۔ بلکہ صرف ایسے شخصوں سے ہمکلام ہوتا ہے جن کا عہدہ اور مرتبہ اس کے عہدہ اور مرتبہ کے قریب اور ان سے مناسبت رکھتا ہو۔ جیسے وزیر اعظم سفراء اور وزراء نواب وغیرہ وغیرہ۔ پھر وزیر اعظم بھی ہر شخص سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف انہیں سے جو اس سے مناسبت رکھتے ہوں۔ پھر اس سے اتر کر ملکی اور فوجی عہدہ دار بھی اپنے اپنے حلقہ کے اندر اپنے تعلقات محدود رکھتے ہیں۔ اور بادشاہ جو حکم اپنی رعایا کے نام صادر کرتا ہے۔ وہ وزراء اور گورنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے ذریعہ سے ہی اپنی رعایا کو پہنچاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اپنے احکام اور قوانین اسی ترتیب سے نازل کرتا ہے۔ اور چونکہ وہ وراء الوریٰ ہستی ہے اور تجسم سے بالکل پاک ہے۔ اس لئے وہ اپنے احکام ایسی ہستیوں کو دیتا ہے۔ جو اس کی طرح نہاں اور ان جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ لیکن کبھی کبھی تمثیل کے رنگ میں جسم اختیار کر سکتی ہیں۔ اور وہ ہستیاں الٰہی احکام نبیوں کے پاس لاتی ہیں۔ جو بالکل مجسم ہوتے ہیں۔ لیکن روحانی تعلقات خدا سے ہوتے ہیں۔ پھر وہ نبی اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ان بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ جو مجسم ہوتے ہیں۔ اور روح کے لحاظ سے بھی ان کا کوئی تعلق خدا سے نہیں ہوتا۔ غرض دنیا میں ہر چیز کا ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت ہونا اور بادشاہوں کے احکام کا ایک ترتیب سے رعایا تک پہنچنا دلالت کرتا ہے۔ کہ الٰہی احکام بھی کسی نہ کسی ترتیب سے ہم تک پہنچنے چاہئیں۔ اور واقعہ میں ایسا ہوتا ہے۔ وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے۔ اور کبھی مجسم نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا پیغام ایسی ہستی کو دیتا۔ جو نہاں در نہاں تو ہوتی ہے۔ اور مجسم نہیں ہوتی۔ مگر کبھی کبھی مجسم ہو سکتی ہے۔ (اور اسے ہی ہم فرشتہ یا ملک کہتے ہیں)

پھر وہ ہستیاں خدا کا پیغام نبیوں کو پہنچاتی ہیں۔ جو من وجہ مجسم اور من وجہ روحانی ہوتے ہیں۔ پھر وہ انبیاء ان احکام کو عام بندوں کو سناتے ہیں۔ جو ہر طرح جسمانی ہوتے ہیں۔

غرض ترتیب کا اصول دلالت کرتا ہے کہ انبیاء اور خدا کے درمیان بھی وسائط ہونے چاہئیں۔ اور انہیں کو ہم ملائکہ کہتے ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

اس کے بعد میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سید احمد خان صاحب اور ان کے ہم خیال یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ملائکہ کوئی مستقل وجود نہیں رکھتے۔ اور نہ واقعہ میں کوئی خاص ہستیاں ہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ملائکہ سے مراد قویٰ ہیں اور جو قوتیں انسان میں ہیں۔ انہیں ہی دوسرے لفظوں میں فرشتوں اور ملائکہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مگر سید صاحب کا یہ خیال ایک بالکل سطحی خیال ہے۔ جس کی تردید کے لئے قرآن مجید کی صرف ایک آیت کافی ہے۔ اور وہ یہ ہے (۔)

یعنی آدم کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے فرشتوں کو کہا۔ کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم زمین میں اپنا خلیفہ یعنی آدم کو پیدا کریں۔ اب اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ملائکہ سے مراد انسان کی قوتیں ہیں۔ تو یہ خیال اس آیت سے باطل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اس وقت ہم نے فرشتوں پر اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ بھلا اگر ملائکہ سے مراد انسانی قوتیں ہیں۔ تو وہ تو انسان کے پیدا ہونے پر اسے ملیں۔ وہ انسان سے پہلے کہاں تھیں۔ کیونکہ قوت ایک صفت ہے۔ اور صفت کبھی موصوف سے پہلے نہیں ہوتی۔ اور موصوف یہاں پر انسان ہے۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔ تو وہ قوتیں کونسی ہیں۔ جن کے آگے اللہ تعالیٰ اپنا ارادہ پیش کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسانی قویٰ کا نام ملائکہ نہیں۔ بلکہ ملائکہ ایسی ہستیاں ہیں۔ جو انسانی پیدائش سے بھی پہلے سے موجود ہیں۔ پھر اس آیت کا اگلا حصہ بھی واضح کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ انسان کے پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم تیری تحمید و تقدیس کرتے ہیں۔

دیکھئے اگر انسان کی ہی قوتوں کا نام ملائکہ ہے۔ تو وہ تو انسان سے پہلے نہ تھیں۔ تحمید اور تقدیس کون کرتا تھا۔ تو آگے چل کر فرماتا ہے۔ ملائکہ چیزوں کے نام نہ بتا سکے۔ مگر آدم نے بتا دیئے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ ملائکہ کچھ اور ہیں اور انسانی قویٰ کچھ اور۔ کیونکہ علم بھی ایک قوت ہے۔ تو آیت کے یہ معنی ہوئے۔ آدم کے علم کی قوت کچھ نہ بتا سکی۔ اور آدم نے بتا دیا۔

دیکھو کیا یہ ایک بے ہودہ بات نہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ انسانی قویٰ کا نام ملائکہ نہیں۔ بلکہ وہ مستقل وجود رکھنے والی ہستیاں ہیں۔ جو اس زمانہ سے موجود ہیں۔ جب کہ ابھی انسان پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

(الفضل 14، 16، 18، 21، 25، 28 فروری 1915ء)

قرآن ہی آپ کی پناہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں اور قرآن کی لازوال اور بے مثال تعلیم کے آپ حامل ہیں۔ اتنی عظیم تعلیم آپ کے پاس ہے، آپ کا فرض ہے کہ آپ یہاں کے باشندوں کو بتائیں کہ ان کی فلاح و نجاح اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن آپ محض زبانی (دعوت الی اللہ) سے انہیں (احمدیت) کے حسن کا گرویدہ نہیں بنا سکتے۔ آپ کو (احمدیت) کے حسن سے حسن لے کر پہلے خود اپنی زندگیوں کو حسین بنانا ہوگا تب یہاں کے لوگ (احمدیت) کے حسن سے متاثر ہوں گے۔ آپ (احمدیت) کے اصولوں کو توڑ کر اور اس کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر تو انہیں (احمدیت) کا حسن نہیں دکھا سکتے۔ (احمدیت) کے حسن کا مظاہرہ تو آپ کو خود اپنے وجودوں کے ذریعہ کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر وہ اس کے گرویدہ نہیں ہوں گے۔ یہ امر یاد رکھیں کہ قرآن ہی آپ کی پناہ ہے اور قرآن ہی آپ کا ہتھیار ہے۔ پہلے خود اس کی پناہ میں آئیں اور پھر دوسروں کو اس کی پناہ میں لانے کا وسیلہ بنیں۔ آپ ایسا کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے کرشمے دیکھیں۔ تم خدا سے پیار کرو، خدا تم سے پیار کرے گا۔ خدا کہتا ہے کہ تم اپنی ہر چیز میری راہ میں قربان کر دو اور پھر مجھ سے سب کچھ پالو۔ اگر تم ایسا کر دکھاؤ گے تو یہ جہان اور اس کی ہر چیز تمہاری ہو جائے گی اور اگلا جہان بھی تمہارا ہی ہوگا۔

(سوونیئر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2000ء ص 10)

محترم سید نادر سیدین صاحب

دو ہزار سال پہلے طب کی دنیا میں انقلاب برپا کرنے والا طبیب

بقراط (Hippocrates)

(پیدائش 460ق م - وفات 378ق م)

بقراط جزیرہ کوس کا رہنے والا تھا۔ اور اسے (Acsculapius) کے مندر میں پروہت معالج کے پاس تعلیم کیلئے بھیجا گیا یہ مندر یونان کے افسانوی دیوتا کے نام پر ہے جسے دنیا کا پہلا طبیب کہا جاتا ہے۔ مندر کے پروہت معالجوں نے بقراط کو وہ سب کچھ سکھایا جس سے کام لے کر دیوتاؤں کی ناراضگی کی بناء پر بیمار ہونے والوں کا علاج کیا جاتا۔ مگر تھوڑے عرصے میں بقراط نے یہ محسوس کر لیا کہ علاج معالجے کے لئے جو طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے وہ قابل اطمینان نہیں ہے۔ اسے پتہ چلا کہ اس کے ساتھ جو نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ بھی اس کے ہم خیال ہیں، چنانچہ ان سب نے ایک خفیہ مقام پر جمع ہو کر ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی اور بقراط ان کا لیڈر بنا۔ اس نے اپنا یہ نظریہ تمام ہم خیال نوجوانوں پر واضح کر دیا کہ بیماریاں دراصل ارضی اسباب کا نتیجہ ہے۔ تمام نوجوان بقراط کے افکار کی بناء پر کام کرنے لگے لیکن نہایت خفیہ طریقے سے کیونکہ پروہت معالج بڑے ذی اثر تھے اور ابتداء میں ان سے کھلم کھلا روگردانی ممکن نہ تھی۔ مندر میں جو لوگ علاج کے لئے آتے تے بقراط اور اس کے ساتھی خاموشی کے ساتھ اپنے طریقے سے علاج کرتے۔ اس طرح طبی علاج معالجے کا ایک ذریعہ نئی قیادت کے زیر اثر آیا اور جزیرہ کوس میں جا بجا پھیل گیا۔ پروہت معالجوں کو جو سب پر برتری رکھتے تھے نوجوانوں کے کاموں کا علم اس وقت ہوا جب بقراط اور اس کے ساتھیوں کی شہرت عام ہو گئی تھی اگرچہ ان کاہن طبیبوں نے ان نوجوانوں کے طریق عمل کی مخالفت میں ہر طرح کے حربے آزمائے لیکن وہ طبی ترقی کو نہ روک سکے۔

بقراط کے جدید نظریات

بقراط نے آج سے دو ہزار تین سو سال پیشتر طب میں جو قواعد وضوابط وضع کئے ان کی بناء پر پہلی مرتبہ طب اوہام سے الگ ہوئی۔ یعنی یہ علم طب کی طرف سائنٹفک اقدام کی پہلی کوشش تھی۔ آج دنیا کا ہر ڈاکٹر ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے سے پہلے وہی حلف اٹھاتا ہے جو پانچویں صدی قبل مسیح میں حلف بقراط (Oath of Hippocrate) کہلاتا تھا۔

بقراط کے علاج اور معالجے اور تعلیم وتدریس کا سارا سلسلہ اس کے بنیادی عقیدے پر تھا کہ بیماری انسانی جسم میں کسی ارضی قوت کے داخل ہونے سے شروع ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے جسم کے داخلی نظام میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ ہر بیماری سے پہلے بیماری کا سبب معلوم کر لینا ضروری ہے۔

دوسری طرف پروہت بقراط اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مہم چلا رہے تھے کہ اگر بیماروں نے ان تخریبی قاعدوں پر عمل کرنا شروع کیا تو دیوتا ناراض ہو جائیں گے۔ اور بیماروں اور پرانے عقیدے چھوڑنے والوں کو سخت سزا ملے گی۔ مگر طب کے نوجوانوں کا گروہ کامیابی سے علاج معالجہ کرتا رہا اور ان سے شفاء حاصل کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔

بیماری کی تشخیص اور ریکارڈ

آہستہ آہستہ بقراط کی زیر نگرانی طب کا نیا طریقہ کار سوچ لیا گیا۔ بقراط نے بیماروں کی دیکھ بھال اور احتیاط کے نئے قاعدے بتانے شروع کئے۔ یہ قاعدے ان لوگوں کو عجیب معلوم ہوتے تھے۔ جو منتروں یا عجیب وغریب دواؤں کے ذریعہ علاج کرتے تھے۔ نئے نظام کے مطابق تمام بیماروں کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ معلومات لکھتے وقت مریض کے مکان اور جغرافیائی ماحول کا پتہ کیا جاتا تا کہ معالج کے لئے فیصلہ کرنے کا موقع حاصل رہے کہ آیا ماحول تو بیماری کا سبب نہیں بنا معالج مریض کے اہل خانہ کے بارے میں بھی سوالات کرتا۔ تا کہ بیماری کے بارے میں پتہ چلایا جا سکے کہ یہ خاندانی بیماری نہ ہو۔

معائنے کے دوران ایسے سوالات کئے جاتے جس سے بیماری کی علامتوں کا پتہ چل سکے۔ معالج بقراط کے نئے نظام کے تحت مریض کی جلد، آنکھیں اور ناخنوں کا معائنہ بھی پورے غور سے کرتے بلکہ کان، مریض کے سینے سے لگا کر اس کے دل کی حرکت کا اندازہ کرتے مریض سے یہ پوچھا جاتا کہ بیماری سے پہلے کیا کھایا۔ غرض بقراط نے اپنے ہم خیالوں کو ہدایت کر دی تھی کہ بیماروں کی پوری تفصیل معلوم کی جائے اور ان کو ایک جگہ محفوظ کر لیا جائے تا کہ آئندہ ان معلومات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

ابتدائی مشکلات

بقراط نے کہا تھا کہ اگر مریض کے قلب، روح اور ذہن میں پریشانی موجود ہے تو مرض زیادہ زور پکڑ لیتا ہے۔ یہ بیان ایسا تھا کہ محسوس ہوتا تھا کہ اس کا تعلق دور حاضر سے ہو۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ بقراط کو جسم اور قلب کے باہم ربط وتعلق کی کیفیت کا پتہ تھا اور اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اگر قلب وروح اور ذہن میں پریشانی ہو تو جسم مرض کا شکار ہو جاتا ہے اور صحت کی بحالی میں تاخیر ہوتی ہے۔

بقراط کی معالجوں کو ہدایت تھی کہ مریض کا معائنہ نرمی اور ملائمت سے کیا جائے اور سوالات کا انداز ایسا ہو کہ مریض کی ساری پریشانی دور ہو جائے اور معالج پر اعتماد پیدا ہو۔ بقراط کے ہم خیالوں کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ جو طبیب اپنے متعلق مریض کے دل میں اعتماد پیدا کر سکے وہی موثر ترین طریق پر اس کا علاج کر سکتا ہے۔

پانچویں صدی قبل مسیح کے معالجوں کو متعدی امراض کے زہریلے مادوں اور جراثیم وغیرہ کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا ان کے پاس اثر دکھانے والی دوائیں نہ تھیں۔ جراحی کا سامان نہ تھا۔ وہ اکثر بیماریوں اور دکھوں کا علاج نہیں جانتے تھے۔

انہوں نے مریض کے لئے جو ریکارڈ تیار کیا تھا وہ سائنٹفک معالجات کا پہلا ذخیرہ معلومات بنا۔ جو معالج کسی خاص مرض کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا خواہاں ہوتا وہ بھی یہ ریکارڈ پڑھ کر سب جان لیتا۔ جیسے جیسے بیماریوں اور موثر معالجوں کی نسبت معلومات میں اضافہ ہوتا گیا۔ طبیب اس قابل ہوتے گئے کہ قبل از وقت بتا سکیں کہ فلاں بیماری عموماً کونسی صورت اختیار کرے گی۔

بقراط کی ہدایات تھیں کہ مریض کی صحت یابی کے بعد بھی معالج اس کی تیمارداری کرتا رہے۔ کیونکہ یہ بقراط کا نظریہ تھا کہ ایک مرض ٹھیک ہو جائے تو دوبارہ احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے لگ سکتا ہے۔ جو پہلے سے بھی زیادہ شدید ہو سکتا ہے۔ اس لئے بقراط نے معالجوں کو یہ ہدایات جاری کیں کہ مریض کی بحالی صحت کے بعد بھی معالجوں کو مریض کی دیکھ بھال جاری رکھنی چاہئے۔ یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ پتہ چل سکے کہ مرض زائل ہونے کے اثرات کیا ہوتے ہیں یعنی مریض پہلی بیماری سے ملتی جلتی کسی دوسری بیماری کا شکار تو نہیں ہو جاتا؟

وبائیں اوران کا ریکارڈ

وباؤں کے بارے میں پہلا ریکارڈ بقراط اور اس کے ہم خیال طبیبوں نے مہیا کیا۔ جب کسی ایک حلقے کے بہت سے افراد یکا یک ایک ہی بیماری میں مبتلا ہو جاتے تو معالج اسی بیماری کے اسباب واثرات مابعد کے تعلق پر جزوی باتیں نوٹ کر لیتے۔

کسی خاص خطے میں بہت سے لوگ ایک ہی مرض میں مبتلا ہو جاتے تو انہوں نے اس عہد کی ضرورت کے مطابق نئی اصطلاحات وضع کی۔ ہم اپنی زبان میں اسے وبا یا متعدی مرض کہتے ہیں۔ یونانی میں اسے ایپی ڈیماس (Epidemos) کہا گیا جو دو لفظوں کا مرکب ایپی (گرد وپیش) ڈیماس (لوگوں کا گروہ) ہے۔

بقراط کی تحریرات

بقراط ہی اصل میں پہلا طبیب اور معالج تھا اس نے مریضوں اور بیماریوں کے متعلق اپنے عینی مشاہدات اور طبی روئدادیں بہت سی جلدوں میں چھوڑیں جو ''تصانیف بقراط'' کے نام سے مشہور ہوئیں۔

ان میں ناسوروں، جراحی، پتوں دماغی اختلال، نادر امراض اور وباؤں کے متعلق معلومات درج ہیں بعض مشاہدات ومجوزہ معلومات یا پیشگوئیاں یا مشورے غلط تھے لیکن دور حاضر کے جن ڈاکٹروں نے ان تحریروں کا مطالعہ بہ غائر نظر کیا وہ اس پر حیران ہیں کہ عہد قدیم کے معالج عموماً حقائق سے بہت قریب تھے۔

بقراط کے متعلق زیادہ معلومات ایک تو افلاطون اور ارسطو کے حوالوں سے حاصل ہوتی ہے۔ جو اس کے قریب العصر تھے اور دوسرا چند طبی رسالوں کے مجموعے سے ملتا ہے جو 300ق م کے بعد مدرسہ اسکندریہ میں شائع ہوتے تھے۔ لیکن یہ کوئی نہیں جانتا کہ ان رسالوں میں سے کتنے واقعی بقراط کے تصنیف کردہ ہیں۔

بقراط کی تحریرات کا جائزہ لینے سے اس کے اصل افکار کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جس کی وجہ سے طب کے بارے میں جدید نقطہ نگاہ بروئے کار آیا جس سے انسانیت کی سرگزشت کا دھارا بدل گیا۔ پہلی مرتبہ منطق ارتقاء کے اصول پر لائحہ عمل کا ایک خاکہ مرتب ہوا۔ مثلاً

1۔ طبیب سے توقع قائم کی گئی کہ وہ تشخیص کے لئے مریض کا معائنہ ہر نقطہ نگاہ سے کرے گا نیز اس کا اعتماد حاصل کرے گا۔

2۔ تشخیص کے بعد علاج شروع ہوتا لیکن اس کی حیثیت تجرباتی ہوتی پھر بیماری کی ایک ایک تفصیل لکھی جاتی اور مریض کو بتا دیا جاتا کہ آئندہ کیا کیا صورتیں پیش آئیں گی۔

3۔ بیماریاں ارضی اسباب کا نتیجہ ہیں جن کا تعلق موسم اور آب وہوا سے ہے۔

4۔ بیماریوں کا تعلق غلط خوراک کے استعمال اور ورزش نہ کرنے سے بھی ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33819 میں عزیزہ بیگم زوجہ محمد ایوب بٹ صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 54 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/14 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر-/20000 روپے-2- زیورات طلائی 3 تولہ مالیتی-/18000 روپے-3- پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالفتوح ربوہ مالیتی -/300000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ عزیزہ بیگم 6/14 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 میاں ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 محمد ایوب بٹ خاوند موصیہ وصیت نمبر 15786

مسل نمبر 33820 میں سکینہ بی بی زوجہ خلیل احمد ناصر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر -/1200 روپے وصول شدہ-2- دو انگوٹھیاں وزنی 7 گرام مالیتی -/3580 روپے- 3- مکان برقبہ 10 مرلہ واقع چھنی کھچی نزد ربوہ مالیتی -/150000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ سکینہ بی بی علوم شرقی حلقہ برکت ربوہ گواہ شد نمبر 1 وحید احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالغفار شاہد دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ

مسل نمبر 33821 میں سیدہ امتہ الحفیظ بیوہ سید محمود احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی -/40000 روپے- 2- ترکہ والد مرحوم زمین 9 ایکڑ جس کے وارث دو بھائی چار بہنیں ہیں میرا حصہ -/150000 روپے- 3- ترکہ والد مرحوم زمین ساڑھے بارہ ایکڑ واقع چک نمبر 114 جنوبی ضلع سرگودھا جس کے وارث دو بھائی اور چار بہنیں ہیں میرے حصہ کی قیمت -/250000 روپے- حق مہر وصول شدہ ہے......- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ سیدہ امتہ الحفیظ صاحبہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خان دارالرحمت شرقی (ب) گواہ شد نمبر 2 سید رفیق احمد شاہ 5/26 دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 33822 میں بشیراں بی بی بیوہ محمد شریف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-11-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 3 مرلہ ترکہ خاوند مرحوم واقع نصیر آباد سلطان مالیتی -/125000 روپے-2- زیورات طلائی وزنی سوا ایک تولہ- اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ بشیراں بی بی بیوہ محمد شریف نصیر آباد سلطان ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ولد محمد شریف نصیر آباد سلطان ربوہ گواہ شد نمبر 2 فضل احمد ولد سلطان احمد نصیر آباد سلطان ربوہ

مسل نمبر 33823 میں بشریٰ محمود بیوہ محمود احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 31/53 دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی ....- 2- زمین برقبہ ساڑھے چار ایکڑ واقع چک نمبر 4 8 حاصل پور ضلع بہاولپور مالیتی ....کا 8/1 حصہ - 3- حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے-4- زیورات طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی-/15000 روپے-5- جون 1999ء میں بنک میں -/200000 روپے جمع کروائے جس سے سالانہ آمد -/6000 روپے ہے-اس وقت مجھے مبلغ 1700+2000 5000/ روپے ماہوار بصورت پنشن + فیملی پنشن + پسران مل رہے ہیں- اور مبلغ -/1690 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ بشریٰ محمود 31/53 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ ریحان وصیت نمبر 20040 گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد صدیق وصیت نمبر 17013

مسل نمبر 33824 میں امتہ الشافی بنت محمود احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 31/53 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- ترکہ والد مرحوم زمین برقبہ ساڑھے چار ایکڑ جس کے وارث والدہ صاحبہ ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں- اس وقت مجھے مبلغ -/2362 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی - میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ امۃ الشافی بنت محمود احمد چیمہ 31/53 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ ریحان وصیت نمبر 20040 گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد صدیق وصیت نمبر 17013

مسل نمبر 33825 میں رسولہ بی بی زوجہ خوشی محمد شاکر مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 114 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-11-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی -/30000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ رسولہ بی بی کوارٹر نمبر 114 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد غالب پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود پسر موصیہ

بقیہ صفحہ 5

5۔ دیوتاؤں کی ناراضگی سے بیماریوں کا کوئی تعلق نہیں۔

بقراط نے نئے افکار پیدا کئے۔ وہ ان اطباء کا قائد تھا جنہوں نے طب کو افسانوں سے الگ کر کے طبی مطالعے اور معالجین کے لئے۔ سائنٹفک نظریہ کا راستہ اپنایا۔

بقراط نے بحیرہ روم کی قدیم دنیا کے مختلف حصوں کی سیاحت کی، وہ جہاں جاتا لوگوں کو لیکچر دیتا، مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج کرتا اور اپنا نظریہ جگہ جگہ پھیلاتا۔

دور حاضر کی طب کے اصول بقراط کے ہاتھوں وجود میں آئے جو جہالت کے دور میں پیدا ہوا تھا مگر اس کے افکار نے دنیا بدل ڈالی۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرمہ امتہ المتین صاحبہ دارالصدر شمالی اور مکرم ملک محمد انور ندیم صاحب میل نرس فضل عمر ہسپتال کو مورخہ 17 فروری 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوزا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام ''ملک تکریم احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد اسحاق صاحب ساقی کارکن فضل عمر ہسپتال کا پوتا اور مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم آف گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے اس کی عمر میں برکت اور خادم دین و نافع الناس وجود بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم خالد سیف اللہ صاحب (ایڈووکیٹ) ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد لکھتے ہیں میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عباداللہ خان صاحب آف وہاڑی مورخہ 15 فروری 2002ء بروز جمعتہ المبارک بعمر 72 سال اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ بعد نماز جمعہ مکرم میر ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں تدفین کے بعد مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند۔ دعا گو اور تہجد گزار خاتون تھیں اور خدمت خلق ان کی زندگی کا ایک خاصہ تھا۔ آپ کو ایک لمبے عرصہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ اماء اللہ وہاڑی کام کرنے کا موقع ملا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاکسار کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں پسماندگان چھوڑے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ مکرم ملک ثناء اللہ خاں صاحب آف جرمنی، مکرم جمشید طاہر صاحب کارکن ایم ٹی اے اسلام آباد، مکرمہ عذرا داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم ملک داؤد احمد اقبال صاحب سیکرٹری تعلیم لجنہ راولپنڈی، مکرمہ غزالہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب آف حافظ آباد، مکرمہ کوثر وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد خاں صاحب آف کراچی اور مکرمہ عفت سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد خان صاحب آف لاہور احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت درجات بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بازیافتہ گھڑی

کسی دوست نے ایک بازیافتہ پرانی زنانہ گھڑی دفتر ہذا میں جمع کروائی ہے جن کی ہو دفتر سے رابطہ کر لیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ میاں عباس صاحب (آف گلوب ٹمبرز سٹور) عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اب بیماری کی شدت کی وجہ سے ہسپتال کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کی بیٹی تہمینہ انور صاحبہ جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ جلد کی بیماری میں ایک ماہ سے مبتلا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچی کو جلد کی بیماری سے صحت عطا فرمائے۔

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا

(ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔

(iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 12-اپریل 2002ء بروز جمعتہ المبارک 'یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاک امریکہ دوستی امریکی سفیر متعین پاکستان وینڈی چمبرلین نے کہا ہے کہ پاک امریکہ دوستی کے دور رس نتائج جلد سامنے آجائیں گے۔ دونوں ملکوں کے تعلقات دوستی کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں 11 ستمبر کے بعد پاکستان نے بھرپور اور مخلص دوستی کا مظاہرہ کیا۔ لاہور میں امریکی قونصل جنرل شیلڈن کی رہائش گاہ پر لاہور کے شہریوں کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب سے وہ پاکستان سفیر بن کر آئی ہیں بحران پر بحران آتے رہے ہیں۔

مزید سو جنگجو ہلاک افغانستان میں القاعدہ اور طالبان کے آخری ٹھکانے پر شدید بمباری کے نتیجہ میں 100 سے زائد جنگجو ہلاک ہو گئے ہیں اور امریکہ نے سینکڑوں تازہ دم فوجی کمک کے لئے بھیجے ہیں۔ بعض جنگجوؤں کو قیدی بنایا گیا ہے۔

خوست میں بم دھماکہ علاقہ خوست کے ایک تجارتی مرکز میں بم دھماکہ سے 4 مقامی افراد ہلاک ہو گئے اور تین دوکانیں تباہ ہو گئیں۔

اسامہ کے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ افغانستان کا کوئی غار اتنا گہرا نہیں جو اسامہ بن لادن کو پناہ دے سکے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک میں صدر ہوں امریکہ کو نقصان پہنچانے والوں کا تعاقب جاری رہے گا۔ افغانستان میں امریکیوں کو پہنچنے والے نقصانات اس عزم کو کمزور نہیں کر سکتے اور میں القاعدہ کو شکست دے کر رہوں گا۔

مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال اور مظاہرے بھارت میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال اور مظاہرے ہوئے۔ تمام کاروباری مراکز دفاتر اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ فوجی گاڑیاں سڑک پر گشت کرتی رہیں۔ بھارتی فوج نے جموں ریجن میں 24 مکانات کو آگ لگا دی مختلف جھڑپوں میں 7 بھارتی فوجی ہلاک اور 13 کشمیری شہید ہو گئے۔

4 فلسطینی شہید اور درجنوں زخمی اسرائیلی فوج کے فلسطینی علاقوں پر حملے جاری ہیں۔ رملہ میں فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کے قریب میزائل گرے۔ راکٹ بھی برسائے گئے۔ دو علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ ایک فلسطینی مہاجر کیمپ پر حملہ کیا گیا۔ ان حملوں کے نتیجہ میں 4 فلسطینی شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

اسامہ زندہ نہیں رہے فرانسیسی وزیر دفاع ایلن رچرڈ نے باوثوق انداز میں کہا ہے کہ اسامہ بن لادن زندہ نہیں رہے۔ یورپین ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ 11 ستمبر کے واقعات میں ملوث افراد کی قیادت ہلاک ہو چکی ہے یا پاکستان میں روپوش ہے ملا عمر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جنوبی افغانستان کے قبائل میں چھپے ہوئے ہیں۔

دہشت گردوں کی پشت پناہی روسی وزارت خارجہ کے ترجمان الیگزنڈر نے کہا ہے کہ پاکستان روس کے ساتھ اچھے تعلقات کے لئے دہشت گردوں کی پشت پناہی ختم کرے۔ اور ان کے تربیتی کیمپ بند کرائے افغانستان کے دہشت گردوں کے پاکستان میں موجود دہشت گردوں کے ساتھ مضبوط روابط ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے چیچنیا اور وسط ایشیائی ریاستوں میں بھی ان کے سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔

برطانیہ کا اظہار افسوس بھارت میں مسلم کش فسادات پر برطانیہ نے اظہار افسوس کیا ہے کہ ان فسادات میں بے گناہ افراد مارے گئے ہیں اور بھارتی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنائے۔

ہاکی ورلڈ کپ جرمنی اور آسٹریلیا کی ہاکی ٹیمیں کوالالمپور میں جاری دسویں عالمی کپ ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گئی ہیں۔ پہلے سیمی فائنل میں جرمن ٹیم نے جنوبی کوریا کو 2-3 اور دوسرے میں آسٹریلیا نے ہالینڈ کو 1-4 سے شکست دی۔

بھارتی پارلیمنٹ میں ہنگامہ لوک سبھا کے آنجہانی سپیکر جی ایم سی بالیوگی کے تین روزہ سوگ کے بعد جب پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا تو دونوں ایوانوں کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ ہنگامہ کی بنا پر اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ بعض اراکین نے نعرے لگائے کہ ایڈوانی ہٹاؤ ملک بچاؤ۔ وزیر اعلیٰ گجرات کی برطرفی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ گجرات میں مزید 24 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا اور مسلمانوں کی جائیدادیں لوٹنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

پابندیوں کی خلاف ورزی امریکہ نے عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی طرف سے عائد پابندیوں کی مبینہ خلاف ورزیوں پر مبنی ویڈیو ٹیپ جاری کر دی ہے سلامتی کونسل میں پیش کی جانے والی ویڈیو میں اسلحہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے دکھایا گیا ہے۔

28 سعودی شہری رہا امریکہ میں سعودی عرب کے سفیر نے کہا ہے کہ امریکی حکام نے 11 ستمبر کے واقعات کے بعد گرفتار کئے گئے سعودی باشندوں میں سے 28 کو رہا کر دیا ہے اور اب امریکی جیلوں میں 11 سعودی باشندے قید میں ہیں۔

بنگلہ دیش میں مظاہرے حالیہ بھارتی فسادات میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے اور بھارتی پرچم نذر آتش کر دیا گیا۔ 200 سے زائد مظاہرین وسطی ڈھاکہ میں جمع ہوئے اور بھارت کے مخالف نعرے لگائے۔ مظاہرین نے جاں بحق ہونے والے بھارتی مسلمانوں کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ ہفتہ 9 مارچ غروب آفتاب: 6-14
☆ اتوار 10 مارچ طلوع فجر : 5-02
☆ اتوار 10 مارچ طلوع آفتاب: 6-23

اضافی وسائل بھی دیئے جائیں گے

وفاقی وزیر خزانہ واقتصادی امور نے کہا ہے کہ سرحدی کشیدگی کے باوجود دفاعی بجٹ میں نہ کمی ہوئی ہے اور نہ ہونے دیں گے۔ بلکہ ملکی دفاع اور سلامتی کے لئے جو اضافی وسائل درکار ہیں وہ بھی دیئے جائیں گے۔ اس وقت دفاعی اخراجات کا دباؤ ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس شعبہ کی تمام مالی ضروریات پوری کریں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ صدر پاکستان نے صنعتی شعبہ کے بنیادی مسائل حل کرنے کیلئے ایک اعلیٰ سطحی ڈی ریگولیشن کمیشن قائم کردیا ہے جس میں وفاقی اور صوبائی وزراء کے علاوہ نجی شعبہ کے نمائندے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

قرضوں اور مالی امداد کی تازہ صورتحال

وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ 11 ستمبر 2001ء کے بعد ملنے والی ایک ارب 20 کروڑ ڈالر کی امداد میں سے 72 کروڑ ڈالر مل چکے ہیں باقی رقم دوسالہ پروگرام کے تحت ملے گی۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی طرف سے بھجوائی جانے والی 8 کروڑ ڈالر ماہانہ کی رقم بڑھ کر 18 کروڑ ڈالر ماہانہ ہوچکی ہے۔ نیا شارٹ ٹرم قرضہ نہیں لیا۔ وہ لاہور سٹاک ایکسچینج میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ارکان سے ملاقات اور اخبارنویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

خواتین کی ترقی اور بااختیار بنانے کی قومی پالیسی

صدر جنرل مشرف نے پاکستان بھر میں خواتین قیدیوں کی سزا میں تین ماہ کمی، ضلعی سطح پر عدلیہ میں مزید خواتین ججوں کی تقرری، نیوٹریشن ایجوکیشن سکول فیڈنگ پروگرام کے تحت پانچ ہزار نئے پرائمری سکول قائم کرنے، مائیکرو کریڈٹ سکیم کے تحت خواتین کو قرضے فراہم کرنے اور اجرتوں میں خواتین اور مردوں کو مساوی حیثیت دینے کا اعلان کیا ہے۔ وہ وزارت ترقی خواتین کے زیراہتمام قومی خواتین کنونشن سے خطاب کررہے تھے انہوں نے خواتین کی ترقی اور انہیں بااختیار بنانے کے لئے قومی پالیسی کا اعلان کیا جس میں سماجی اقتصادی اور سیاسی پہلوؤں پر زور دیا گیا۔ انہوں نے کہا حکومت بنیادی سطح سے لے کر اوپر تک اقتصادی، سماجی اور سیاسی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی شرکت کے لئے ٹھوس اقدامات کررہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین کو خوشحالی بنک سے چھوٹے قرضوں کی فراہمی اور زکوۃ کی بحالی سکیم سے امداد میں ترجیح دی جائے گی۔

پانی کی تقسیم کا معاملہ صدر کے سپرد

پانی کی تقسیم کا تنازعہ طے کئے بغیر انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کا دوروزہ اجلاس ختم ہوگیا۔ چاروں صوبوں کے درمیان قلت کے ایام میں پانی کی منصفانہ تقسیم پر ڈیڈ لاک برقرار رہا سندھ نے پنجاب کے فارمولے کو مسترد کردیا ہے۔ اور اسے 1991ء کے پانی کی تقسیم کے معاہدے کی شق بی 12 کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ جبکہ پنجاب نے سندھ کے موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے اور کہا ہے کہ پانی کی قلت کے ایام میں معاہدے پر عملدرآمد کیا جائے۔ انڈس ریور سسٹم نے فیصلہ کیا ہے کہ پانی کی تقسیم کے 1991ء کے معاہدے کو نہ چھیڑا جائے۔ اس معاہدے کی موجودگی میں کوئی نیا معاہدہ کیا گیا تو پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ ارسا کے چیئرمین ارسا کے اجلاس میں مرتب کی جانے والی سفارشات، فیصلے، ان کے مضمرات پر اپنی تجزیاتی رپورٹ چیف ایگزیکٹو کو دیں گے۔

محرم میں گڑبڑ کی ذمہ دار پولیس ہوگی

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ 11 ستمبر کے بعد جنرل مشرف موجودہ پالیسی نہ اپناتے تو ملک ایک یقینی تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتا۔ جشن بہاراں ساہیوال کی اختتامی تقریبات کے مہمان خصوصی کے طور رمال منڈی گراؤنڈ میں خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ چند مٹھی بھر عناصر نے مساجد، درگاہوں اور امام بارگاہوں کو کشت و خون کا مرکز بنایا حالانکہ یہ امن، پیار اور آشتی کا گہوارہ تھیں۔ انہوں نے کہا کہ محرم الحرام کے دوران امن و امان کی صورتحال کو مکمل طور پر قابو میں رکھا جائے گا۔ اور کسی بھی جگہ کسی قسم کی کوئی گڑبڑ یا بدامنی ہوئی تو متعلقہ پولیس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ آئندہ 3 ماہ کے دوران صوبہ میں کم آمدنی والے لوگوں کو پانچ مرلہ کے 20 ہزار پلاٹ دیئے جائیں گے۔ اسی طرح صوبہ کے ایک لاکھ بے زمین مزارعین کو کاشتکاری کے لئے 23 لاکھ ایکڑ زرعی سرکاری اراضی الاٹ کی جائے گی۔ علاوہ ازیں صوبہ کی کچی آبادیوں میں مقیم 90 ہزار افراد کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔

کراچی میں دہشت گردی

کراچی میں نامعلوم دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایک ڈاکٹر جاں بحق ہو گیا۔ جبکہ دہشت گرد فرار ہو گئے۔ ڈاکٹر مظفر سموں اپنی گاڑی پر بیٹے کو سکول چھوڑ کر گھر واپس آرہے تھے کہ دہشت گردوں نے فائرنگ کی۔

خواتین کے حقوق کا قانون

وفاقی وزیر ترقی خواتین نے کہا ہے کہ تین ارب روپے کے فنڈ سے گھرانوں کو تحفظ دیا جائے گا۔ آئندہ سال تک ناخواندہ خاتون کونسلروں کو خواندہ بنایا جائے گا۔ فرسٹ ویمن بنک غریب خواتین کو 70 کروڑ روپے کے آسان شرائط پر قرضے دے گا خواتین کے ساتھ زیادتیوں کا سوشل آڈٹ شروع کیا جائے گا۔ وہ خواتین کے قومی کنونشن سے خطاب کررہی تھیں۔

پابندیاں ختم کرنے کے لئے تیار ہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پروازوں پر پابندی سمیت تمام سفری پابندیاں بھی ختم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ بھارت بھی ایسا کرے۔ انہوں نے یہ بات سارک وزرائے اطلاعات کی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے بعد بھارتی اخبارنویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ علاقے میں سفری سہولتوں کے فروغ دینے کے بارے میں بنگلہ دیش کے وزیر اطلاعات کی جانب سے سارک کانفرنس میں پیش کی جانے والی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے صدر مشرف نے کہا کہ پاکستان سفری پابندیاں ختم کرنے پر تیار ہے کیونکہ یہ پابندیاں بنیادی طور پر ہماری طرف سے عائد نہیں کی گئیں۔

ماہر امراض نفسیات کی آمد

✿ مورخہ 17 مارچ 2002ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کرکے اپنا نمبر حاصل کرلیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

بجلی بند رہے گی

✿ مورخہ 11 مارچ 2002ء بروز سوموار چنیوٹ گرڈ میں مرمت کی وجہ سے ربوہ کا ایک فیڈر بند رہے گا۔ جس کی وجہ سے صبح 9 تا 2 بجے دوپہر دارالنصر، دارالعلوم، دارالبرکات، نصیر آباد اور طاہر آباد میں بجلی بند رہے گی۔
(ایس ڈی اوواپڈا)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

مشورہ مفت
دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61